شراب مثلث

(مصنفہ)

حضرت صفی عالیجناب مولانا سید علی نقی صاحب لکھنوی

در تہنیت

جشن تاجپوشی بہنگام ورود میمنت آمود

ہز امپریل مجسٹیز

کنگ امپرر اینڈ کوئین امپریس

باہتمام سید علی محسن خان۔ ایڈیٹر رسالہ معیار و منیجر معیار پریس

مطبوعہ معیار پریس رستم نگر لکھنو

ناظرین

یہ نظم بے نظیر ۱۰ر دسمبر کو پرتابگڈھ کی محفل جشن قیصری مین حسب خواہش عالیجناب سید محمد ہادی صاحب خان بہادر ڈپٹی کمشنر پرتابگڈھ مصنف نے ایک دلچسپ لہجہ مین پانچہزار آدمیون کے سامنے پڑھے اور جو غیر معمولی مقبولیت اسکو حاصل ہوئی وہ معرض تحریر مین نہین آسکتی ہر بشرہ سے انتہاے مسرت کے آثار نمایان تھے اور ہر شخص کی زبان سے بادشاہ سلامت و ملکہ قیصرہ اور اُنکے خاندان و دومان کے لیئے دعاے خیر نکلتی تھی۔ غیر معمولی جوش پھیلا ہوا تھا اور سچے جذبات وفاداری نمایان تھے۔ بار بار نعرۂ خوشی بلند ہوئے اور اکثر بند مثلث کے مکرر شاعر کو پڑھنے کی نوبت آئی۔

سید محمد مصطفی حسین ڈپٹی کلکٹر پرتابگڈھ سکریٹری کارونیشن کمیٹی

بن

بحر یورپ پہ وہ ترے آ عرش کا بالا جہاز

جا رہا ہے کھیلتا پانی سے متوالا جہاز

دولت برطانیہ کا نامور اعلیٰ جہاز

سینہ تانے شاہانہ نئی شان دکھلاتا ہوا
نت نئے جلوے نئے سامان دکھلاتا ہوا
آنکھ طوفان کو مگر ہر آن دکھلاتا ہوا

سفینہ

بس
دیکھیں انھیں جو بیتابانہ موتیوں میں جھوم کے
سب نے کوئی آئی کوئی آئی گھوم کے

لپٹ گئیں لیکن سب اس طرار کا منھ چوم کے

جب

نظم

آگیا انگلینڈ سے چین میں ہوا کھاتا ہوا
تیز رفتاری سے دل پانی کا بہاتا ہوا
اک پھریرہ قیصری اونچے پہ لہراتا ہوا

اردلی

نمبر ۵

گلشن رعنائی جنتستان

اردوی مبین تیزرو

یا بنات ابجد کا جھرمٹ سرِ آب رواں

بحرِ شور انگیز سے ہوتی ہوئی اٹکھیلیاں

یون

نبر ۶

یون حصار عافیت مین شہر کی منزل گاہ ہو

دورمین جنگی جہازون کے جہاز شاہ ہے

شمع پروانون مین ہی تارون مین روشن ماہ ہے

مرجان

زینب

ہرجا نظر ان میں سے ہے پانی پہ آرسی حسن حسین

غرق حیرت دیکھکر ہوتی ہے عقل و دین

تیرتے قتلے سمندر میں ہیں دیکھے ہیں

رب

تو ہی بتلاوے دیکھا کھا بھی جب بسم اللہ

پلوکا نہ تیرے خبر وانہ ترو ف

رائل اسٹیمر وہ آپہونچا نظر دور انظر

زب ۹

قلعہ کی توپیں جب الائیں سلامی کے رسوم

باجے آوازیں بجا دیں آمدِ قیصر کی دھوم

طے کرے گا قیصری بیڑا حدودِ بحرِ روم

حسینی

بن

ہو گئی پھر روشنی بجلی کی وہ آئے حضور

موج زن ظلمات بحر روم میں دریائے نور

خیر مقدم ہر لب ساحل پہ ہے نزدیک و دور

کھیل

اب

پھول پہ یا دیکھا ہے نقطہ سعیب اسوقت بھول

کی شستہ نے ضد و مصری کی دعوت قبول

ہو گئے پھر تازہ دیرینہ محبت کے اصول

قیصری

نمبر ۱۲

قیصری بیڑے کا رخ سوے عدن رفتار تیز

راہ میں آنکھیں بچھا جلدی سے اے نہر سوئز

مصر کی جانب سے آتی ہیں ہوائیں نغمہ خیز

زہے

بہر فتح مصر جب شہنشہ کی سواری آگئی

پھول دامن میں لیے باد بہاری آگئی

اب عدن کی نوبت خدمتگزاری آگئی

دیوہ

نمبر ۱۲

۱۵ وی ستمبر سے بمبئی ابر نیسان چھپ گیا

گوہر مقصود و امان عدن میں آ گیا

ہے جہاں سے بمبئی تک راستہ سیدھا گیا

قیصری

نمبر ۱۵

قیصری بیڑے کا ہے جب بحر عرب میں رواں

ختم اب ہوا ہے جب بحری سفر کا

بمبئی میں جا کے اترے گا یہ شاہی قافلہ

نمبر ۱۶

بمبئی خوش ہو کہ وہ شہر کا سفینہ آگیا

ناصر زف بال کا تیرے بیگ سفینہ آگیا

جارج پنجم کا جہاز نو مدینہ آگیا

اسکی زینت اسکی آرایش کیا اندازہ ہو

سبزہ زار ایسا کہ جو بہشت کا دروازہ ہو

روح انسان اس خیابانِ چمن نہ کیونکر تازہ ہو

نمبر ۱۸

مختلف خوش رنگ پھولوں سے چمن ہندوستان

دیکھنے غنچے آیا ہے تیرا باغبان

گلفشاں ہو گلفشاں ہو گلفشاں ہو گلفشاں

دوسری

دوسری کو تھی دسمبر کی عجب روز سعید

ہر جگہ ہندوستان میں عید تھی بالائے عید

بخت خفتہ جاگ اُٹھے طالع ہوئی صبح امید

بند

ہند مین وہ آگیا جو ہے سند کا سرتاج ہو

ربع مسکون کے ہر اک گوشہ مین جسکا راج ہو

ہر غنی بہی خوش ہوا اور وہ بھی کہ جو محتاج ہے

مصنف

زرام

نصف دنیا پہ ہے سرداری بہ تسخیر قلوب

آدھا آدھا شرق و غرب آدھا شمال و آدھا جنوب

ملک میں جسکے نہیں ہوتا کبھی سورج غروب

رقمی

نیز

آئی ساعت جب طلوع نیر اقبال کی

بمبئی میں دھوم تھی قیصر کے استقبال کی

دیکھتے آنکھوں سے تم تفصیل اس اجمال کی

ببی

نمبر ۲۳

بمبئی میں چار دن رہکر کیے سفر

آئے دہلی میں جو اسٹیشن پر وارد السرور

پوچھنا ہی کیا یہاں کے ساز و سامان کا وفور

صاف

نمبر ٣٤ نہر چمن

صاف میدان تھا جہان پہلے سب
اب جو دیکھو وہ ہے اک ہرا و تازہ چمن

کارسازی کے ترے قربان رب ذوالمنن

والسلام

نمبر ۲۵

والیان ملک کے خیمے گڑے ہیں ایک طرف

ایک جانب ہیں خیام افسران سربکف

جا بجا سرباز بہرہ پر معین صف بصف

نقشی

بند ۳۰

قیصری دربار ہے اتنی زمین گھیرے ہوئے

آسمان سے کی جو بیٹھک سی کئی گھیرے ہوئے

کچھ ستاروں سے سوا تعداد میں ڈیرے ہوئے

منقسم

باب ۲۰

منقسم ہے پانچ حلقوں میں زمین دربار کی
تھی ضرورت ہر جگہ پر ریل کی اور تار کی
کارپردازوں نے لوکل ریلوے تیار کی

دوڑتی

نمبر ۲۸

دوڑتی پھرتی ہیں یوں تاروں پہ خبریں چار سو

جس طرح آتش زنی کے وقت گھر گھر میں ہو

کم نہیں اے شہر دہلی آج کچھ لندن سے تو

نمبر ۲۶

جتنے ہیں حسین

بیٹھے ہیں کہیں پہ دور

سب رنگین ہیں کل ہندوستان کی سرزمین

خاص کر دہلی تو ہے گویا بہشت ہشتمین

بند ۳

عظیم الشان جلسہ قیصری دربار کا

زینت طراز خزانہ دولت و بیدار کا

یہ چمن بندی یہ منظر دامن کہسار کا

دینی

نمبر ۱۳

ب

دیدنی ہے دیدنی ہاں دیکھنے والو

لو

بار اگر پایا اور کاب تاہ ے آنکھین

اسقدر ارزان مے دیدار پھر بھی تم نہ لو

بر ۳۲ خیمه و

دیکھو جے بجاہ جے

دیکھو جے گاہ جے

بارگاہ خسرو از خیمه و

خسرو

دیکھو لو دیا از طل اللہ چلکر دیکھو لو

بادشاہ

بحضور

بادشاہ جمجاہ فرمانروائے نیکخو

قیصر ہندوستان ہندوستان کی آبرو

ہز مجسٹی جارج پنجم خلد اللہ ملکہ

نمبر ۳۹

ہے آراستہ بزم قیصری کس شان سے

اور یہ خلق کا برتاؤ ہر انسان سے

دوسرا ایسا نہیں پوچھو اگر ایران سے

نمبر ۳۵

چرخ کی گھنٹی مساجد کی اذان ناقوس دیر

سرزمین ہند جسکی صدائین آج آزادانہ

ذکر آجاتا ہے جب کہتے ہین سب یادش بخیر

تضمین

بوسہ

نفس تھیں اُردو کے جو شعر و ادب کی یادگار

ہند میں آیا ہے جیسے آئی گلشن میں بہار

شکر ہے روشن ہوئی دہلی کی چشم انتظار

نیرہ

بس

پندرہ تک سات سے ہوگا یہیں نشہ کا قیام

بارہویں کو خاص دربار اور ہے پھر جشن عام

اپنے موقع پر غرض ہر شے بحسن انتظام

صد زمیں تنگ است بہر صحن محفل صف بصف

بانوے بیگم گزیں میری مہ برج شرف

جا گزیں ہیں صورت دل بائیں پہلو کی طرف

بجواب

نذرو نیاز لئے حاضر ہیں سب ائی نام

اور ادب سے شاہ اکبر آئے ہیں جھک جھک کر سلام

و میراے کر رہے ہیں پیش اُٹھیں لیے کے نام

بزم عروس فن نے دی کمال

حاضر دربار ہیں ہر قیصری جاہ و جلال

دیکھیے حیرت میں ہیں سب

کون پوئٹ لاریٹ ہے کچھ نہیں کھلتا یہ حال

بام

خوار اسکو کیا سب نے یہ بری ہے بنائے

شاعری اتنی بُرے دربار میں پوچھی نہ جائے

مبتذل شاید سمجھتے ہیں اسے اپنے پرائے

شاہدی

بزم میں

شاعری جو بادشاہوں کو پسند آتی رہی

طاب سے ہر دربار شاہی میں صلے پاتی رہی

پھولتی پھلتی ہوئی وہ. بیل یوں جاتی رہی

شاعری

نمبر ۴۴

شاعری کیا ہے دلی جذبات کا اظہار ہے

دل اگر بیکار ہے تو شاعری بیکار ہے

جسکو ہے ذوق سخن اُسکے گلے کا ہار ہے

ہوں میں تصویر بیکسی کا تو ہوں

اور میں شاعری کے کمال پہ ہوں

کب چلے گا عہد قیصر میں فلک تیرا یہ جور

بیلہ

نبض

فیصلہ کن تیرے تاج و تخت سے ہوئی اپیل

ہوگا اسکا بھی وہی ہر عالم کا جو ہے نصیب

پرورش اسکی بھی ہو نکلے گی کوئی تو سبیل

ثنا عزی

نمبر ۴۶

شاعری کو جو بُرا سمجھیں اُجڈ ہین وہ مرے

کیون زمین جوہر شناسونکی نگاہون سے گرے

دن پھرینگے اسکے بھی دہلی کے جیسے دن پھرے

بنام

نوشتہ اردو کا اثر رکھتا ہے اس مثنوی کی نشیں

نبی ہے اس سے طبیعت صلح کو زینت اخلاص کشش

اکبری دربار میں برسوں رہی یہ پیش پیش

اکبری

نمبر ۴۸ سمے

اکبری دربار بھی دیکھا ہے دہلی نے

قیصری دربار ہے اُسمیں کہاں بڑھ کر آرزو

جان ہے تاریخ دہلی کی یہ جشن المختصر

ج ۶

بیت ۴۹

آج رنگ زینت گلزار دہلی اور ہے

سطوت ہیبتہ دربار دہلی اور ہے

پہلے تھی کچھ اور اب روکار دہلی اور ہے

نمبر ۵

دیدنی ہے اہل دلی یہ سماں دیدنی

بن گیا پھر دیدہ روشن چھپر کھٹ روشنی

قلعہ مین وہ قیصری جلوے سے پھیلی روشنی

آفتاب

نمبر ۵۱

آفتاب اسوقت دہلی میں جو ہے بزم سخن

ہند کے ہر ضلع میں ایک ایک ہے اسکی کرن

وہ کرن روشن ہے جس سے ہر مقامی انجمن

جگرن

بیت

جو کرن ترتیب بزم مین انجمن افروز ہے

علم گستر ہے ہنر پرور جہالت سوز ہے

شاعری اُسکی حضوری مین شرف اندوز ہو

دیجی ہے

بند ۵

وہی ہے جشن شاہی کی سب رکھیا ہو آج

نیز اصناف سخن میں طرز نو ایجاد آج

ہے مثلث مثنوی اُسکی صفی کو یاد آج

کیا عجب مقبول خاص و عام ہو اسکی بہار

تازے پھولون کا اچھوتی بکر سے گوندھا ہے ہار

بس بس اے طول سخن مد نظر ہے اختصار

کتاب آخر صفحہ یعنی ہے یہ صورت گری

ختم کر مصرع تاریخی ہے یہ رحمت گستری

آئے ظل اللہ اعلیٰ ہے یہ جشن قیصری

سنہ ۱۹۱۱ء

معیار

ناظرین اس نام کا ایک دہلی ۳۲ صفحہ کا رسالہ لکھنؤ رستم نگر معیار پریس سے ماہوار شائع ہوتا ہے۔ یہ رسالہ طرحی غزلیات کا کوئی معمولی مجموعہ نہیں۔ اسکی اچھوتی ترتیب کچھ ایسی لامتناہی معنی خیز ہے کہ مبصرین کے لیے ایک صاحب کرامت فیضمآب ادیب ہے استادان فن کا کام صرف فن سکھا دینا ہے۔ کوئی استاد اپنے شاگرد کو اچھا شعر کہنا نہیں بتا سکتا معیار ہی ایک ایسا معلم ہے کہ جو اپنے قانون صیغہ تعلیم یعنی طرز ترتیب سے منتہی و مبتدی کو یکساں فائدہ پہونچاتا ہے بشرط مذاق صحیح۔ معیار یہ وہ معیار ہے کہ جس نے بہت تھوڑے زمانہ میں دیکھتے ہی دیکھتے شاعری کا ایک نیا اسکول قائم کر دیا۔ اور اب وہ پرانی فرسودہ شاعری مرد میدان نہ رہی بلکہ نیم جان ہو گئی اور کہیں کہیں اپنی سخت جانی کے سبب سے برائے نام ہی ہی تو وہ اپنے دم بخود ہے ایسی کسمپرسی کی حالت میں ہے کہ اسکی بیکاری نے اسے گوشہ نشین بنا دیا۔ معیار نظم و نثر کے حصص میں دو قسم کا پرچہ ہے قسم اول سے رسالانہ پیشگی قسم دوم عام اگر ذوق سلیم ہو تو قسم دوم منگائیے اور معیار نظم عام ملاحظہ کیجیے (ایڈیٹر)